بچے کی پیدائش کے بعد عورت کو کب نہانا چاہیے؟

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3415

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 23 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بچے کی پیدائش کے بعد عورت کو کب نہانا چاہیے، کوئی کہتا ہے کہ چالیس دن سے پہلے نہیں نہا سکتے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اور کم سے کم اس کی کوئی مدت نہیں، اگر چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے خواہ ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے، بہرحال جس وقت بند ہو عورت غسل کر لے اور نماز و روزہ شروع کر دے۔ اب اگر چالیس دن پورے گزر گئے کہ دوبارہ خون نہ آیا تو جو نمازیں ادا کیں اور جو روزے رکھے وہ سب صحیح رہیں گے۔ اور یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ جب تک چالیس دن پورے نہ ہو جائیں عورت پاک نہیں ہوتی یہ غلط ہے۔

اور اگر عورت معتادہ ہے یعنی اس سے پہلے بچے کی ولادت ہو چکی ہے جس کی وجہ سے نفاس کی عادت مقرر ہے اور اب عادت سے پہلے خون بند ہوا تو جس نماز کے وقت میں بند ہوا، اس کے آخری وقت تک انتظار واجب ہے، اگر دوبارہ خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے گی لیکن جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں شوہر، عورت کے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے حصے کو بلا حائل چھو نہیں سکتا (شہوت سے ہو یا بغیر شہوت) اور شہوت کے ساتھ دیکھ نہیں سکتا۔

فتاوی رضویہ میں ہے "یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلّہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہ میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس 40 دن رکھے گئے ہیں نہ یہ کہ چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہ ہو، اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگر بچّہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا

عورت اُسی وقت پاک ہوگئی نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ اگر چالیس ۴۰ دن کے اندر اُسے خُون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔" (فتاوی رضویہ، ج04، ص356، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "حالتِ حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھُونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز۔" (فتاوی رضویہ، ج4، ص353، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net